بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی		جو ہوگا ایک دن محبوب میرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا فسبحان الذی اخزی الاعادی

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائٹر ایم قاسم علی

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | یوم پنجشنبہ ۶/۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۱۲/۲۳ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۸ ہجری المقدس | نمبر ۹-۸

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے اور درس قرآن کریم مردوں اور مستورات میں حضور دیتے ہیں۔

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا امریکہ سے جو خط بحضور سیدنا امیر المومنین آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ امریکن حکومت نے بعض اعتراضات واپس لے لیے ہیں اور بعض جو بالکل چھوٹے اعتراض ہیں زیر غور ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سب رکاوٹیں جلد دور فرماوے۔

(۳) قصور ضلع لاہور میں جہاں کے غیر احمدی لوگوں نے احمدی غرباء کو بائیکاٹ کر کے سخت ایذا رسانی پر کمر باندھی ہوئی ہے ۴ مئی کو مباحثہ ہوا جس کے لیے دار الامان سے اخویم حافظ روشن علی صاحب و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل و خاکسار ایڈیٹر فاروق اور لاہور سے مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی اور آپ کے ہمراہ حافظ جمال احمد صاحب مبلغ سلسلہ بھیجے گئے تھے حالات مباحثہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہیں۔

(۴) درخواست دعا۔ اخویم میاں محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر دھرم سال کا بیٹا۔ میاں حاکم دین صاحب بی اے کا امتحان وکالت ۱۰ مئی سے شروع ہے انکی کامیابی کے لیے اور مکرمی منشی تاج الدین صاحب پینشنر لاہور جو سخت بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لیے احباب درد دل سے دعائیں کریں اور خدا سے اجر پائیں۔

(۵) اطلاع ۶ مئی کا پرچہ بوجہ ناسازی مشین پریس جس میں اخبارات سلسلہ چھپتے ہیں شائع نہ ہو سکا خاکسار ایڈیٹر بحکم حضرت صاحب قصور گیا تھا اور اخبار مکمل کر کے کاتب کو دیدیا تھا کہ تیچھے چھپوا کر روانہ کر دیگا مگر واپس آکر معلوم ہوا کہ الفضل بھی نہیں چھپ سکا اور فاروق بھی نہیں چھپا۔ اس کا مجھے سخت افسوس ہے لیکن یہ امر میری طاقت سے باہر تھا۔ اب بھی بمشکل تمام ۱۲ صفحہ کا پرچہ چھپ سکا ہے وہ بھی بڑے دیر کے بعد۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان مشکلات کو دور کر کے آسانی پیدا کر دے۔ آمین

(۶) ضرورت ہے فاروق پریس کے لیے ایک پریس مین اور دو کل کشوں کی ضرورت ہے جو عمدہ کام کرنے والے ہوں۔ پریس مین کو بوسیہ ایکسائز ہی داب دینی ہوگی اور ۱۹ × ۲۲ ڈبل چھاپنا جانتا ہو تنخواہ معقول ملکہ پریس مین اور دس دس روپیہ کل کشوں کو دی جائے گی۔

درخواستیں بہت جلد مینیجر اخبار فاروق کے نام آنی چاہییں ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مئی سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از مسیح موعود علیہ السلام

سود لینا یا دینا فرمایا ہمارے نزدیک سود پر روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں.....

ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک نمونہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ جب کسی سے کچھ روپیہ قرض لیتے تو اس کے ساتھ کچھ اور بھی دے دیتے اس طریق پر کہ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ پر عمل ہو جاوے اور یہ جو زائد دے دیتے وہ بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ اصل سے دوچند سہ چند ہوتا۔ ایسی صورتیں جائز ہیں اگر کسی اپنے دوست سے روپیہ لے اور کوئی شرط اس کے ساتھ نہ ہو تو صلہ مواسات کے طور پر کچھ بڑھا کر دیدے۔ لیکن جیسے آج کل عام طور پر مروج ہے کہ پہلی سود کا فیصلہ ہو جاتا ہے یہ جائز نہیں بلکہ حرام ہے " الحکم نمبر ۱۱ جلد ۷ صفحہ

تنخواہ میں سے جو ماہوار وضع ہوتا ہے۔ فرمایا۔ بات اصل یہ ہے کہ سود کی تعریف یہ ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ کیلئے روپیہ قرض دیا جاوے یہ تعریف جہاں صادق آتی ہے وہ سود ہے لیکن جبکہ محکمہ ریلوے کے ملازم خود وہ روپیہ سود کے لالچ سے نہیں دیتے بلکہ جبراً وضع کیا جاتا ہے تو یہ سود کی تعریف میں داخل نہیں ہے غرض یہ خود دیکھ سکتے ہو کہ آیا یہ روپیہ سود لینے کے لئے تم خود دیتے ہو یا وہ خود وضع کرتے ہیں اور بطور اپنے طور پر دیتے ہیں " الحکم نمبر ۱۱ جلد ۷ صفحہ

رشوت سے مال جمع شدہ فرمایا۔ ایسا مال جو رشوت سے لیا گیا ہے جب توبہ کرے تو اس مال کو ان لوگوں کو جن سے لیا ہو واپس کرے اور اگر پتہ نہ لگے تو پھر صدقہ و خیرات کر دے۔ الحکم مذکور۔

رہن فرمایا ہمارے نزدیک رہن جبکہ نفع و نقصان کا ذمہ دار ہو جاتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا منع نہیں ہے " الحکم ۱۶ جلد ۷ صفحہ ۱۱

بیمہ عمارات فرمایا۔ سود اور قمار سے الگ ہو کر کے اقرارات کو شریعت نے صحیح سمجھا ہے پس ان معاملات میں دیکھ لو کہ سود یا قمار کی کوئی جز تو نہیں اگر صرف اقرارات ہوں ان کو شریعت نے جائز رکھا ہے کہ جن میں ذمہ داری ہوتی ہے " الحکم مذکور۔

تمباکو فرمایا تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتلائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنی صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے " الحکم نمبر ۱۱ جلد ۷ صفحہ

ایک وتر نہیں ہے فرمایا ہم نے اکیلا وتر پڑھنے کا حکم کہیں نہیں دیکھا ہاں دو رکعت کے بعد خواہ سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لے خواہ تینوں رکعت ایک ہی نیت سے پڑھ لے " الحکم نمبر ۱۵ جلد ۷

مخالف مکذب سے سلام نہ کرو۔ فرمایا جو گالیاں نکالتے ہیں اور صریح مخالف ہیں ان کا سلام نہ لو نہ دو۔ نہ ان سے مل کر کھانا کھاؤ۔ البتہ خرید و فروخت جائز ہے "

نوٹ جو شخص یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں کسی ایک فریق کے ساتھ نہیں وہ بھی مکذب ہے ایسے لوگ منافق ہوتے ہیں " الحکم نمبر ۱۵ جلد ۷

قصر نماز فرمایا جو شخص تین دن کے لئے یہاں آوے اس کے واسطے قصر جائز ہے میری دانست میں جس سفر میں عزم سفر ہو پھر خواہ تین چار کوس ہی کا سفر کیوں نہ ہو اس میں قصر جائز ہے ہاں اگر امام مقیم ہو تو اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی پڑے گی۔ حکام کا دورہ سفر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے اگر دوروں کی وجہ سے انسان قصر کرنے لگے تو پھر یہ دائمی قصر ہو گا۔ جس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔ حکام کہاں مسافر کہلا سکتے ہیں بقول سعدی

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت

الحکم نمبر ۱۵ جلد ۷ صفحہ ۱۰ +

رشوت کی تعریف فرمایا میرے نزدیک رشوت کی یہ تعریف ہے کہ کسی کے حقوق کو زائل کرنے کے واسطے یا ناجائز طور پر گورنمنٹ کے حقوق کو دبانے یا لینے کے لئے کوئی مایہ احتفاظ کسی کو دیا جائے۔ لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ کسی دوسرے کا اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا کوئی حق ہو صرف اس لحاظ کر کہ اپنے حقوق کی حفاظت میں کچھ دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور یہ رشوت نہیں۔ بلکہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم راستہ پر چلے جاویں اور سامنے کوئی کتا آ جائے تو اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا ڈال کر اپنے طور پر چلے جاویں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں " الحکم نمبر ۲۹ جلد ۶ صفحہ ۸ +

داڑھی منڈانا فرمایا ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ ساتھ ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت بڑھی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹا دینی چاہیئے " الحکم نمبر ۳ جلد ۷ صفحہ ۱۲ ۔

رکوع و سجود میں قرآن مت پڑھو فرمایا۔ فروتنی کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع و سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو " الحکم جلد ۷ صفحہ ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند غلط بیانیاں

حکیم محمد عبدالحق ایڈیٹر اہل سنت والجماعت کی

حکیم صاحب نے بڑی جرأت و جسارت کے ساتھ اور خدا کے خوف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی اخبار اہلسنت والجماعت مطبوعہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء میں بعنوان مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب و مولوی جلال الدین چند غلط بیانیاں کی ہیں۔

پہلی غلط بیانی ہمیں جب معلوم ہوا تھا۔ کہ قادیانی جی امرتسر آ پہنچے۔ اور مخلوق الٰہی کو گمراہ کرنیکا جال پھیلایا ہے تو ہم نے فوراً ان سے مباحثہ کا چیلنج دیکر یہ جتلا دیا تھا کہ

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شائد کہ پلنگ خفتہ باشد

جسکا جواب ان سے کچھ نہ بن پڑا اور بحث سے فرار اختیار کرکے بہت جلد واپس چلے گئے۔

مذکورہ بالا مباحثہ کے چیلنج سے دو چیلنج مراد ہو سکتے ہیں ایک تو وہ چیلنج جو حکیم موصوف نے اپنی اخبار مطبوعہ یکم نومبر ۱۹۲۹ء میں قبل اسکے کہ ہماری طرف سے کوئی اعلان حضرت خلیفۃ المسیح کے امرتسر جانیکا شائع ہو لکھا تھا۔ اس کا جواب تو اخبار الفضل مطبوعہ ۸ نومبر ۱۹۲۹ء میں موجود ہے۔ اور دوسرا وہ چیلنج جو حکیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے امرتسر جانے پر دیا تھا اسکا جواب اخبار الفضل مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۰ء میں موجود ہے۔

پھر باوجود جواب ہو جانیکے حکیم صاحب نے کس جرأت کے ساتھ لکھدیا ہے۔ کہ اسکا جواب نہیں دیا گیا۔

مثل مشہور ہے۔ کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ابھی تک ہمارے اس جواب کا جواب مولویصاحب سے نہیں بن پڑا۔

دوسری غلط بیانی اب پھر دوبارہ امرتسر بغیر سابقہ اعلانات کے بھیجے گئے۔"

یہ مجنوط الحواسی ابوتراب امرتسری کی ظاہر کرتی ہے کہ مولوی صاحب کی عقل ٹھکانے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اسطرح پہلے بھی لکھا ہے۔ کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو امرتسر بھیجا گیا تھا۔ ذرا بتائیں تو سہی کسنے بھیجا تھا۔ وہ تو خود خلیفہ ہیں۔ ہاں اگر خدا کی طرف سے کہو۔ تو کہہ سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے تمہاری اصلاح کیلئے بھیجا تھا۔ ورنہ انہیں تو کوئی بھیجنے والا نہیں۔ کیونکہ وہ تو خود حاکم ہیں۔ پھر یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ کوئی اعلان نہیں شائع کیا گیا۔ حالانکہ احمدیان امرتسر نے آپکے لیکچر کا پہلے سے اشتہار شائع کر دیا تھا

تیسری غلط بیانی نہ صرف اکیلے امرتسر آئے بلکہ چند طلباء قادیان کو بھی ہمراہ لائے جن میں مولوی جلال الدین صاحب (جو مباحثہ راجہ سانسی میں ہم سے ہزیمت اٹھا چکے ہیں) امرتسر آئے۔

اس قول کی تردید کی (کہ مباحثہ راجہ سانسی میں میں نے ہزیمت اٹھائی تھی) ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسکے متعلق پہلے الفضل کے پرچوں میں مفصل بحث ہو چکی ہے۔ صرف مولویصاحب کی عبارت ہی تردید کے لئے کافی ہے۔ لکھتے ہیں۔" اور سردار رگھبیر سنگھ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے روبرو بھی بیان کیا کہ میں مباحثہ کیلئے نہیں آیا"

پس اس سے ظاہر ہے کہ وہاں پر مباحثہ نہیں ہوا اور بقول مولویصاحب راقم مباحثہ سے انکار کرتا رہا پھر نہ معلوم مولویصاحب نے یہ کیوں لکھدیا کہ جو مباحثہ راجہ سانسی میں ہم سے ہزیمت اٹھا چکے ہیں وہاں پر تو مباحثہ ہوا ہی نہیں۔ پھر ہزیمت کیسی اور کیسے اسپر لفظ مباحثہ جو کہ باب مفاعلہ سے ہے جو مشارکت پر دلالت کرتا ہے صادق آیا۔

چوتھی غلط بیانی جب آپنے مباحثہ راجہ سانسی سے فرار کیا۔ اور سردار رگھبیر سنگھ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے روبرو بھی بیان کیا کہ میں مباحثہ کیلئے نہیں آیا۔ صرف وعظ و تبلیغ کیلئے آیا ہوں"

میں نے بالکل مباحثہ سے انکار نہیں کیا تھا صرف ثالث کا جھگڑا تھا ہم کہتے تھے کہ پبلک خود ثالث ہوگی۔ اور آپ کہتے تھے کہ نہیں کوئی ایک شخص علیحدہ ثالث ہونا چاہیئے۔ اس بنا پر ہماری طرف سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ اگر مناظرہ مولویصاحب نہیں کرنا چاہتے تو ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ ایک تقریر مولوی صاحب کرلیں اور ایک تقریر ہم کر دیں گے۔ جسکو سردار صاحب نے منظور فرمایا تھا۔ اور آپکی طرف صبح کے وقت ایک آدمی بھیجا تھا۔ جو نفی میں جواب لایا تھا۔ کہ وہ نہیں مانتے ہماری خط و کتابت جو پہلے اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مباحثہ سے کس نے فرار اختیار کیا تھا۔ پھر آپ کا یہ فقرہ کہ اچھا جو ہوا سو ہوا اب کونسا دور ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ آیئے اسی وقت مباحثہ شروع کر دیجئے۔ صاف ظاہر کر دیا ہے کہ آپنے وہاں پر مباحثہ سے فرار اختیار کیا تھا۔

پانچویں غلط بیانی ہمارے چیلنج کو سنکر مرزائی مولوی ششدر رہ گیا۔ اور صاف انکار کیا کہ میں مباحثہ کیلئے تیار ہو کر نہیں آیا۔ اور نہ ہی آپسے مباحثہ کر سکتا ہوں۔

یہ کیسا سفید جھوٹ ہے کہ میں نے کہا کہ میں آپسے مباحثہ نہیں کر سکتا۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ آپ نے نہیں کہا تھا کہ ثالث ٹھیرا کر آپ ابھی مناظرہ کر لیں جسکا میں نے یہ جواب دیا کہ ثالث کے متعلق میں اخبار الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۹ء میں قرآن مجید [illegible] سے مفصل بحث کر چکا ہوں۔ پہلے اس تحریر کا جواب تحریری جواب دیں پھر مناظرہ کر لیں۔ کیونکہ اسوقت پھر وہی جھگڑا ہونا تھا کہ ثالث کسکو بنایا جائے۔

قولہ۔ دوران تکلم میں مولوی جلال الدین مرزائی نے کئی الفاظ غلط بولے تھے"

اقول میں لفظی نزاع میں پڑنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اصل مقصد ضائع ہوتا تھا۔ ورنہ مولویصاحب بہت الفاظ غلط استعمال کرتے تھے۔ جب یہ آپنے لکھا تھا کہ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین حالانکہ ان الحمد للہ رب العالمین ہے اور ان الحمد للہ رب العالمین قرآن مجید کی آیت ہے تو کہنے لگے کہ قرآن مجید میں ان کا لفظ نہیں ہے۔ یہ ہے مولویصاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی قرآن دانی اگر مولویصاحب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یہ بات کبھی زبان پر نہ لاتے۔

چھٹی غلط بیانی | ہم تو آپکو یہاں سے ہلنے نہ دینگے یا تو آپ توبہ کریں اور مرزا غلام احمد کو اسلام سے خارج سمجھیں ورنہ ان کا صادق اور مسلمان ہونا ثابت کریں۔"

مولوی صاحب نے یہ فقرات اسوقت بالکل نہیں کہے بلکہ مولوی صاحب تو ثالث بنانیکے درپے تھے ہاں اگر مولویصاحب ثالث کے بغیر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں جیساکہ قرآن و حدیث کی رو سے بغیر ثالث کے ہی چاہئیے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد آئیں اور اپنے ارمان نکال لیں۔

ساتویں غلط بیانی | میں نے کہا کہ اگر آپ میں جرأت و ہمت مقابلہ کی نہیں ہے تو لیجئے یہ اشتہار جو ہماری طرف سے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بطور چیلنج کے دیا گیا ہے ان سے جواب لائیں اور انکو کہدیں۔ کہ حکیم ابو تراب کے چیلنج کا جواب دیویں۔ یہ سنکر رنگ ان کا اڑگیا۔ اور اشتہار تو لیلئے مگر جواب ندارد"

میں نے کہا کہ اس اشتہار کا جواب تو میں ۱۸ مارچ کے الفضل میں دیکھچکا ہوں۔ جواب آپکی طرف باقی ہے۔ پھر یہ کیسا صریح جھوٹ بولا ہے کہ ہم اشتہار لیگئے ہم نے اشتہار نہیں لیا۔ یہ مولویصاحب کی کذب بیانی ہے۔

خدا کیلئے گواہی

مکرم برادر ایڈیٹر صاحب فاروق۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ جس روز سے حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی کو خداوند کریم نے اپنی سنت قدیم کے موجب تاج خلافت بخشا ہے اوسی روز سے مولوی محمد علی صاحب اور انکے ہم رنگ لوگوں نے بجائے اسکے کہ وہ بحث حضرت خلیفہ صاحب رہ کر خدمات اسلامی ادا کرکے دین و دنیا کی ترقی حاصل کرتے۔ جماعت کو بہت ہی تفکر اور مشکلات میں ڈالا۔ جس معاملہ پر وہ ہمیشہ بحث کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے (کہ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے) حالانکہ یہ معاملہ ہمیشہ حیات حضرت صاحب میں بموجودگی مولوی محمد علیصاحب و خواجہ کمال الدین صاحب حضرت صاحب کی زبان مبارک سے طے ہوتا رہا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ ایک دفعہ سمت ۱۹۶۱ یا سمت ۱۹۶۲ محرم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں رونق بخش تھے۔ یہ خاکسار بھی بخدمت حضرت اقدس حاضر ہوا تھا۔ اسجگہ ایک روز دوپہر کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب جناب مولوی عبد الکریم صاحب جناب ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب باہر سے تشریف لائے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے آتے ہی ساتھ ہی حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضرت آج تو ایک بڑے بھاری دجال سے واسطہ پڑ گیا تھا آپنے فرمایا خیر تو ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کیا کہ ایک شیعہ یہ سوال کرتا تھا۔ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو امام حسین رضؓ سے بہتر بیان کرتے ہیں۔ آپنے مولویصاحب سے فرمایا کہ تم نے اسکا کیا جواب دیا مولوی صاحب نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ امام حسینؓ امام ہیں اور مرزا صاحبؑ نبی ہیں۔ آپنے فرمایا یہ بھی درست ہے (مگر تمنے یہ کہنا تھا کہ تم آنے والے مسیح کو جسکا ذکر احادیث میں ہے کیا سمجھتے ہو ضرور تھا کہ وہ یہ کہتا کہ نبی اللہ سمجھتے ہیں کیونکہ احادیث میں صریح لفظ نبی اللہ موجود تھے۔ پس چونکہ میں وہی آنے والا مسیح موعود ہوں۔ اور نبی اللہ ہوں۔ امام حسین نبی نہیں تھے۔ اسلئے اون سے بہتر ہوں) اوسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بھی حضرت کی چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے جناب نے اس معاملہ میں کچھ حجت نہیں کی کرتے کسطرح اوس وقت تو یہ اعتقاد بھی نہ تھا۔

(عبد القادر از نابھہ)

ویدک تعلیم کے خطرناک نتائج اور ستی کی رسم کا اصل باعث

سلسلہ کے لئے دیکھو فاروق نمبر ۶ صا!

ہندوؤں میں تو مذکورہ بالا مشکل تھی کہ جس نے عورت ذات کو اپنی جیتی زندگی آگ کی نذر کرنے پر مجبور کیا۔ مگر اس سے بڑھکر حقیقت کی بات آریہ سماج کی کتابوں کو ملاحظہ کرنے سے ظاہر ہوئی ہے۔ اور یوں سارے تعجب دم کی دم میں رخصت ہو کر اصل باعث کا علم بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے۔

نیوگ | آریہ سماج کی کتابوں کو دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ واقعی عورت و مرد کی حقیقی طور پر بیاہ کرنے کی آگیا وید اور شاستر کے بموجب صرف ایک ہی بار ہے۔ ہاں یہ بات درست نہیں ہے کہ عورت کا اگر خاوند مرجاوے تو عورت مرد کے لئے ساری عمر ترستی رہے۔ اور زندگی کے دن مردہ خاوند کے سوگ میں کاٹے بلکہ اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایک خاوند کے مرنے کے بعد اوروں کو اپنا خاوند ایک خاص وقت کے لئے اور ایک خاص فعل کے لئے قبول کرنے سے بالکل فرق نہ کرے۔ اور شوق سے فطرتی جذبات کو پورا کرے۔ ہاں اپنے خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر کچھ کرنا ہے تو مردہ خاوند کے ہی گھر میں رہکر کرے کیونکہ اس طرح جو اولاد ہوگی وہ اس مردہ خاوند کی کہلائے گی۔ اور جو کچھ مال و متاع وہ چھوڑ مرا ہے اسکی وارث وہ اولاد ہوگی جو اس طرح پر آریہ سماج کے اصول کے لحاظ سے بذریعہ نیوگ حاصل کیجائیگی۔

یہ تو وہ امر ہے کہ جو ہندوؤں اور آریوں میں یعنی ہندوستان (آریہ ورت) کی فاتح قوموں میں ایک دوسرے سے (باوجود ایک زمانہ میں ایک ہونیکے) مغائرت رکھتا ہے یعنی ہندو صاحبان تو سرے سے عورت کو ضبط نفس کا حکم دیتے ہیں نکاح ثانی کا عورت کے لئے انکے عقیدے کے رو سے حکم نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر آریہ سماج نکاح ثانی کی ایک خوبی میں نہ ہونے کا بدرستی ہوش وحواس اقرار کرکے یہ بیان کرتی ہے کہ چونکہ فطرتی عمل رک نہیں سکتا۔ اس لئے واجب ہے۔ کہ نہ تو عورت ہی نکاح ثانی کرے اور نہ مرد ہی ہاں فطرتی جزبات کو اپنے مرے ہوئے خاوند کے گھر میں رہ کر ہی عورت پورا کر لیا کرے۔ اور محض ایسے صورت میں کہ جس سے فطرتی جزبات کو ہی پورا کرایا جاوے یا اگر اولاد کیلئے ہے تو صرف ایسے وقت میں کہ جس سے حمل ٹھہر سکے۔ اور اُس سے ایسا تعلق پیدا نہ ہو جاوے یا نہ ہو سکے جیسا کہ اسکا اور اسکے خاوند کا تھا۔

مثلاً بیاہے ہوے مرد اور عورت گھر کے کام مل بانٹ کر کرتے ہیں اور اولاد کی پرورش میں بھی برابر حصہ لیتے ہیں۔ اور ایسے ہی ایک ہی گھر میں رہتے ہیں وغیرہ۔ مگر اس تعلق میں کوئی ایسے صورت نہ ہونے پاوے صرف مطلب سے مطلب رکھے یعنی جونہی کہ فطرتی جذبات کی ضرورت پوری ہو جاوے یا حمل کا یقین ہو جاوے تو اسیوقت اس مرد کو دھتا بتا کر باہر نکالدے اور آپ گھر میں مزے سے رہے اور مردہ خاوند کے ہی اپنے آپ کو بیوی یقین کرکے اُسکے گن گاتی رہے۔

یہ وہ امر ہے کہ جس نے ہماری توجہ اسطرف مبذول کی کہ ہم اس نتیجے پر پہونچیں کہ لامحالہ ایسے حرکات نازیبا کو شریف اور غیرت مند عورتیں ہرگز قبول نہیں کر سکتی ہیں۔ گو یہ صحیح ہے کہ سب ایک قماش کی عورتیں اور مرد نہیں ہوتے۔ مگر تاہم سچ ہے ”نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد“ کے بموجب یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بہت سی ایسی عورتیں اس زمانہ میں بھی ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی عزت آبرو پر زندگی کو قربان کر دیا ہے۔ مگر ایسے قبیح فعل سے اجتناب کیا ہے کہ جو کسبیوں اور بیسواؤں کے کام سے کچھ بھی مغائرت نہ رکھتا ہو۔ (باقی دارد)

سوال اخبار فاروق کیلئے آپ نے ابتک کوئی توجہ نہیں کی کیا آپکو فرصت نہیں ملی یا اسکی ضرورت نہیں آئی؟ شیخ

سُن اَے امریکہ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

کی تجلیات عیاں ہوئیں، مدنی انوار چمکے، فاران پر کوندنے والی بجلیاں، انئی تابش کے ساتھ رونما ہوئیں احمدیت کی چادر کاندھوں پر ڈالے ہوئے کائنات کا دولہا۔

پاک محمد مصطفےٰ جلوہ فرما ہوا

وہ آیا ہے جس نے دنیا کو غلامی کی قید سے آزاد کرایا
وہ آیا ہے جو دنیا کیلئے شفیع اور نجات دہندہ ہے
وہ آیا ہے جو تمام بیجا رسم ورواج کی بیڑیاں توڑنیوالا ہے
اس نے دنیا کو توہم پرستی سے نجات دی۔
اس نے دشمنوں کو دوست بنایا۔
اس نے کمزوروں کو توانائی بخشی
اسکی آواز دنیا میں پھیل گئی۔
اسکی صدا عالم میں گونج گئی
اسکی ندا کائنات کے گوشہ گوشہ میں پہونچ گئی

کون ہے جو اس خدائی پہلوان کا مقابلہ کرے۔
کون ہے جو اسکی برقی کشش کو بند کر دے
کون ہے جو اسکی بڑھتی ہوئی روحانی رو کو روک دے

امریکہ،، اے مغرور امریکہ، تو نے محمدی علم بردار کو روکا
تو نے صادق رہبر کے صادق مبشر کو روکا
تو نے ربانی مشعل لیجانے والے کو روکا
سن اے امریکہ،، آج تو نے ایک مسلم مشنری کو روکا کل تجھ میں سے ہی صادق مشنریوں کی ایک بڑی پود نمودار ہوگی۔ قدرت کے ہاتھ نے بیج ڈالدیا ہے منتظر رہ پھل آنے والے ہیں۔

اَے امریکہ تو نے مسلم مشنری کو سرحد پر کیوں روکا
اسی لئے کہ تیری محریت اور آزاد خیالی کا بھانڈا پھوٹے
اسی لئے کہ تیری مذہبی کمزوری طشت از بام ہو جائے
اسی لئے کہ تیرے تعصب اور ہٹ دہرمی کا راز فاش ہو جاوے۔

اسی لئے کہ تیری جہالت از اسلام کی قلعی کھل جائے سو کھل گئی اور سب پردہ اٹھ گیا اور تمام بھانڈا پھوٹ گیا اور بری طرح پھوٹا۔

اے امریکہ اب تو کوشش کر کہ یہ بدنامی کا داغ تیری پیشانی سے مٹ جائے دروازہ کھولدے اور راستہ چھوڑ دے، صداقت کے قاصد کو جانے دے کہ وہ تڑپتی ہوئی روحوں کو پیغام مسرت پہنچائے اور اچھلتے ہوئے دلوں کو تسلی دے۔

اے امریکہ“ تو جام خودی سے مست نہو، خدا کے جلال کو دیکھ وہ چشم زدن میں بڑی بڑی ہستیاں کو مٹا سکتا، اور اونچی اونچی بستیوں کو گرا سکتا ہے، آنکھ کھول اور دیکھ کہ عالم میں کیسے کیسے تغیرات، اور کیا کیا انقلابات آرہے ہیں۔ اپنے گرد وپیش نظر ڈال اور اس سے سبق حاصل کر۔

اے خدا ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ اور تجھی سے دعا مانگتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم۔ ”امیں اخبارات اس اسلامی مقصد کیلئے پورے زور کے ساتھ مضامین لکھیں اور دلی توجہ اس امر کیلئے صرف کریں تاکہ امریکہ میں اعلاء کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کیلئے دروازہ کھل جائے“ اسوقت خاموشی موت ہے“ (ابو محفوظ الحق علمی احمدی)

پیغام کا فرار

ایڈیٹر پیغام لاہور نے فاروق کے ساتھ تبادلہ بند کر دیا ہے۔ اسکی وجہ ناظرین خود سمجھ لیں۔ کہ بجز کمزوری عقائد پیغامیہ کے اور کیا ہو سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں کی قرآن دانی

اس سوال کا حل کہ افضل کون تھا

سیدنا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا مسیح؟

۳

اس سے پہلے دو نمبروں میں ان سوالوں کا جواب ایک غیر احمدی ڈاکٹر کے قلم سے دیا جا چکا ہے جن کا حقیقی حل سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ آدمی احمدی ہو جائے۔ اب اس تیسرے نمبر میں میں انکو دکھاتا ہوں کہ مسیح کے مردے زندہ کرنے کی نسبت ڈاکٹر صاحب نے کیا تاویل کی ہے۔ اس پر ہم کچھ مزید رائے زنی نہیں کرنا چاہتے بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ خود ڈاکٹر صاحب کے ہم مذہب اہل سنت والجماعت اپنے دلیل اور قائم مقام کی نسبت کیا فتوے دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نظام المشائخ میں کہتے ہیں۔

دوسرے نبی بھی بیشک احیاء روحانی کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر ان میں یہ قدرت نہیں تھی انکا کام صرف تلقین کرنے کا تھا۔ روحانی مردوں کا زندہ ہونا نہ ہونا ان مردوں کی اپنی اپنی تقدیر پر منحصر تھا × × × مگر حضرت عیسےٰ کو احیاء روحانی پر قادر مان لینا۔ یعنی ان میں یہ قوت بطور اعجاز تسلیم کرنا خلاف واقعات تاریخی ہے۔ اگر ان میں یہ قوت بطور اعجاز ہوتی تو چاہئے تھا کہ جس وقت آپ یہ واعظ فرما رہے تھے اس وقت جتنے روحانی مردے سامنے کھڑے تھے یعنی تمام سامعین زندہ ہو جاتے اور ایمان لے آتے اور جسطرح نپولین بوناپارٹ کی تقریر کے اثر سے غنیم کی فوج کی فوج اس کی طرفدار ہو جایا کرتی تھی۔ اسی طرح آپ کے اعجاز سے (احیاء موتے روحانی سے) ساری قوم آپ کی طرفدار اور مددگار ہو جاتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سب مردے ہی رہے ایک بھی زندہ نہ ہوا × × × × پھر ان بارہ حواریوں کے افعال کو جو حضرت عیسےٰ کی ساری عمر کی گویا کمائی تھے اور جن کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ انہیں آپ نے روحانی موت کے بعد پھر زندہ کیا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں تو اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ وہ اعجاز احیاء موتے روحانی کیسا تھا × × × × × اور احی الموتیٰ سے احیاء روحانی ہرگز مراد نہیں تھی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسمانی مردوں کو زندہ کرنا ناممکن اور خلاف عہد ربانی ہے۔ روحانی مردوں کا زندہ ہونا تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا۔ پھر اُن کے اس کہنے کا کیا مطلب تھا۔ احی الموتےٰ باذن اللہ اس کی نسبت بھی ہمارا یہی خیال ہے کہ یہ معجزہ نہیں تھا بلکہ ایک قسم کا کمال طبی تھا۔ معجزہ آپ کو صرف ایک عطا ہوا تھا۔ مٹی کے بنائے ہوئے پرندے میں قوت پرواز پیدا کر دینا۔ بقیہ کمالات متعلق بہ علم طب تھے کیونکہ ہمارا قیاس ہے کہ حضرت عیسےٰ ضرور حکیم حاذق تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو مریم صدیقہ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ ہم تیرے بیٹے کو حکمت سکھائینگے۔ وہ علم طب ہی سکھانیکا وعدہ تھا۔ × × × × × ×

اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا طبیب حاذق مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں؟ کیا وہ کام جو خلاف عہد ربانی اور انبیاء اور ان کے اعجاز سے ناممکن تھا وہ طبابت سے ہو سکتا ہے۔

ہر ذی عقل خود سمجھ سکتا ہے کہ جواب صرف ایک ہی ہوگا "نہیں" پھر احیاء موتی کے معنی کیا ہوئے۔ یہ سمجھہ کیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ طبیب حاذق یا حکیم کامل مردہ اور زندہ میں شناخت کر سکتا ہے جسے عوام الناس مردہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ وہ اکثر اوقات مردہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے جسے ہما شما موت خیال کر لیتے ہیں۔ طبیب کامل ایسے مریض کی تشخیص کرکے اسے اپنے عملیات اور ادویات کے ذریعہ سے بسا اوقات اچھا کر سکتا ہے اور وہ شخص جو بادی النظر میں مردہ تھا زندہ ہو جاتا ہے اب ہم غور سے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ واقعی حضرت عیسےٰ نے کیا کیا تھا × × × × × ہمارا قیاس ہے کہ اوائل عمری میں آپ نے فن طبابت اختیار کیا اور اس میں قبل اعلان نبوت اچھی ترقی کر لی اور کچھ ایجادیں بھی کیں مثلاً لڑیکیٹ آپریشن یعنی آنکھ بنا کر نابینا کو بینا کرنا وغیرہ مردہ زندہ کرنیکا کام ایسا تو تھا ہی نہیں جو آپ روزمرہ کرتے ہوں اور روزانہ سو پچاس مردے قبروں میں سے اکھیڑ کر انہیں دوبارہ زندگی بخشتے ہوں کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ اگر دس بیس برس کا مرا ہوا مردہ ایک بھی قبر سے نکال کر زندہ کر دیتے اور وہ آپ کی شہادت دیتا تو کفر کا نام اسی وقت دنیا سے مٹ جاتا × × × × × تواریخ موجودہ یعنی اناجیل میں ہم تلاش کرتے ہیں کہ زمانہ نبوت میں آپ نے کتنے مردے زندہ کئے تو صرف ایک دوشیزہ کے دوبارہ زندہ کرنیکا حال بالاتفاق تین اناجیل میں ملتا ہے × × × × × اس لئے تاریخی حیثیت سے صرف ایک واقعہ تو قابل اعتبار ہے اور بقیہ دو اسقدر قابل بھروسہ نہیں ہیں × × × × × وہ لڑکی صرف عوام الناس کے خیال میں مردہ تھی مگر واقعی وہ مری نہیں تھی یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ اسکی روح قبض ہوئی تھی مگر ہمیشہ کیلئے ابھی روکی نہیں گئی تھی کیونکہ تینوں اناجیل کا بالاتفاق یہ بیان ہے کہ حضرت عیسےٰ نے (جو حکیم حاذق تھے) مریضہ کو دیکھتے ہی یہ فرمایا کہ یہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے × × × × آپ کو ایک معجزہ عطا ہوا تھا اور کچھ کمالات فن طب میں آپ نے حاصل کئے تھے جن سے وہ تبلیغ رسالت کے زمانے میں بھی خلق اللہ کو خالصۃً للہ فائدہ پہنچاتے رہے جب کفار نے آپ کی ایذا رسانی پر کمر باندھی تو آپ نے وہ احسانات یاد دلائے جنکا اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں ذکر فرمایا ہے۔ اتنی سی بات کا عیسائیوں نے الگ طومار باندھا اور انکو خدا میں جا ملایا اور مسلمانوں نے الگ بے سرو پا قصے گھڑ گھڑ کر پاک مذہب کو مطعون بنایا اور مخالفین کو اعتراض کرنے کا موقع دیا۔" (نظام المشائخ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصور پُر فتور

اہل قصور قصور ضلع لاہور میں ایک بڑا قصبہ ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ناکام دشمن غلام دستگیر نامی اسی قصور میں اپنی ہلاکت سے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت پر مہر کر چکا ہے۔ چونکہ قصوری کی ہلاکت اہل قصور کے لئے بوجہ لمبا عرصہ گذر جانے کے موجب ہدایت و عبرت نہ رہی تھی اسلئے انہوں نے از سر نو اس تماشہ کو دیکھنا چاہا اور خدا کے غضب کو بھڑکانے والے کام شروع کر دیئے جنکا انجام انکو ضرور دیکھنا ہوگا۔ قصوریوں نے نہایت بے باکی اور خود فراموشی سے ناحق کوشی میں قدم بڑہایا اور اپنے شہر کے غریب احمدیوں کو محض اس جرم میں کہ وہ انکے ساتھ ایجی ٹیشن اور شرلعت مفسدانہ میں شریک نہیں ہوتے اور سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں مانتے اور گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ کشتنی سوختنی گردن زدنی قرار دیکر جہلا و عوام کو انکے خلاف اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہونچ گئے کہ کفار مکہ سے جا قدم ملایا۔ یعنی جسطرح کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت صحابہ کو بائیکاٹ کرکے تکلیف دہی شروع کی تھی اور باہمی کفار مکہ نے ایک تحریری معاہدہ لیا تھا۔ کہ مسلمانوں سے ملنا جلنا لین دین خرید و فروخت نہ کیجائے۔ بعینہ اسیطرح اہل قصور نے احمدیوں کے ساتھ سلوک کیا کہ تمام شہر کے ہندو و نام نہاد مسلمانوں کو مجبور کیا کہ وہ احمدیوں کو اپنی دکانوں سے سودا نہ دیں کنوئیں سے پانی نہ بھرنے دیں سقہ چوہڑہ کوئی انکے یہاں نہ جائے۔ اور سر بازار بازاری لڑکوں اور جوانوں بوڑھوں اور اد ہیڑوں عورتوں اور مردوں نے نہایت فحش اور گندی گالیاں دینے میں رذیل اور کمینہ قوموں کو بھی شرما دیا اور غیر مسلم اقوام پر اپنے اسلام کا ایسا نمونہ دکھایا کہ جسکا خمیازہ انشاء اللہ پشتوں تک انکو بھگتنا پڑے گا۔ اور ہر طرح کی ایذا دہی میں کفار مکہ کو بھی مات کر دیا

حیرت ہے

کہ ایسی کارروائیوں کے بانی اور سرگروہ قصور کے بڑے بڑے جبہ پوش اور لمبی ڈاڑہیوں اونچے پاجاموں والے مولوی پیر مفتی وکیل و رئیس ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

منافقانہ روش اس ساری ایذا دہی اور فتنہ انگیزی کا محرک تو احمدیوں کا ترکی خلافت کو تسلیم نہ کرنا اور گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور دشمنان گورنمنٹ و نادان دوستان ترکی کے ساتھ نہ ملنا ہے۔ مگر اپنی منافقت کیوجہ سے ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھکر بظاہر یہ حیلہ تراشا کہ احمدیوں کا امام و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خارج از اسلام ہے یہ جماعت ایک کافر کو (معاذ اللہ) مسیح موعود مانتی ہے جس سے یہ سب خارج از اسلام اور کافر ہوگئے ہیں لہذا ان سے ملنا جلنا لینا دینا گناہ ہے انکو بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اگر واقعی یہی وجہ احمدیوں کے بائیکاٹ کرنیکی ہوتی تو یہ آج احمدیوں میں پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ زمانہ دراز سے وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود مانتے اور یقین کرتے تھے آج سے پہلے کیوں انکو بائیکاٹ نہ کرایا۔ بیشک اگر یہ وجہ انکے بائیکاٹ کی ہوتی تو اس کا موقعہ تو بہت عرصہ پہلے سے تھا۔ آج اونمیں کوئی بھی بات نہیں پیدا ہوگئی بجز اسکے کہ خلافت کا طوفان بے تمیزی برپا ہوکر ان مدعیان خلافت ترکی کو مجنوں کر چکا ہے اور احمدی جماعت اس سے بالکل الگ ہے۔ یہی ایک وجہ احمدیوں کو تکلیف دینے کی ہوئی ہے نہ کہ مطلق احمدیت۔ اور گورنمنٹ کی نرمی اور بردباری نے ان دیوانوں کی جنونیت کو اسقدر بڑھا دیا کہ اب وہ ہندوستان کا اپنے آپ کو مالک ہی سمجھ بیٹھے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد برادران وطن کی دیرینہ پالیسی اور ایک عرصہ دراز کی منصوبہ بازی آخر موثر ہوگئی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کا بے ڈھنگ رنگ جسکے اندر بجز خود غرضی اور مفاد ذاتی کے اور کچھ نہیں ان برائے نام مسلمانوں کو کعبہ سے ہٹا کر ترکستان کیطرف لیجا رہا ہے۔ اور دوست و دشمن کی تمیز بالکل انمیں باقی نہیں رہنے دی۔ میں انشاء اللہ اس مضمون پر مفصل مضامین لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر خدا نے توفیق دی تو آفتاب کیطرح دکھا دونگا کہ ان نام کے مسلمانوں کو اسی اتحاد میں سوائے خسران مبین اور عذاب الہی اور عتاب ختم المرسلین صلعم کے اور کچھ نہیں ملیگا۔ عنقریب زمانہ انکو خود ہی بتلا دیگا کہ تم نے خلاف تعلیم اسلام قدم اٹھا کر اپنی دارین برباد کر لی ہے

گئے دونوں جہاں کے کار سے تم نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے

قصوریوں سے مباحثہ جب اہل قصور کی شرارت بڑھتے بڑھتے حد انتہا تک پہونچ گئی تو غیر احمدیوں نے ایک مباحثہ کی بنیاد ڈالی۔ کہ احمدی جماعت مرزا صاحب کے اسلام کا ثبوت پیش کرے کہ آیا وہ مسلمان تھے؟ یہ مباحثہ منظور کیا گیا اور احمدی جماعت کے مسلّم امام مقتدا مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی خلیفہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ نے چند نورگان ملت اور علماء سلسلہ کو مباحثہ کیواسطے جانیکا حکم دیا۔ ۳-۴ مئی تاریخ مباحثہ مقرر ہوئی۔ اور بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ دارالامان سے اخویم حافظ روشن علی صاحب و مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اور مخدومی حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی قصور پہونچ گئے۔ اور خاکسار ایڈیٹر فاروق کو بھی حکم روانگی دیا گیا میں بھی ۳ مئی کو وہاں پہونچا اور میرے ساتھ برادرم مولوی ظہور حسین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے گئے۔ فاضل راجیکی کے ہمراہ محبی حافظ جمال احمد صاحب مبلغ سلسلہ بھی تشریف لے آئے۔ لاہور۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ فرید کوٹ اور قریب قریب کے دیہات سے معزز احباب بھی شامل ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب دو سو کے احمدی قصور میں پہونچ گئے۔ قصور کی جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔ مگر ہمت بلند رکھتی ہے دس بارہ آدمیوں کی جماعت اور سارے شہر کے مخالفین کا مقابلہ اور مقابلہ بھی ایسی حالت میں جبکہ غیر احمدیوں کا پارہ گرمی و تپش کی سے ۱۰۸ درجہ پر پہونچا ہوا تھا۔ محض خدا کے ہی فضل سے ممکن تھا ورنہ دس بارہ آدمیوں کی ہستی ہزاروں کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتی ہے۔ یہ بھی صداقت سلسلہ احمدیہ کی ایک بیّن دلیل ہے کہ ایک احمدی دس پر بھاری ثابت ہوا۔ اور اوس وعدہ نے جو بار ہا مسیح موعود علیہ السلام سے خدا نے لبشارت کے طور پر فرمایا تھا کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا (براہین احمدیہ) اپنا جلوہ دکھایا۔ صدق اللہ و رسولہ۔

غیر احمدیوں کا مباحثہ سے فرار

۳۰ مئی کے دو بجے تک باوجود پوری کوشش اور بار بار کی آمدورفت تحریری و تقریری گفتگو کے غیر احمدیوں نے مباحثہ کی جرأت نہ کی اور نامعقول عذرات سے مباحثہ کو ٹالا۔ جو شرائط وہ پیش کرتے رہے احمدی فریق (جسکی طرف سے مولوی سید دلاور شاہ صاحب لاہوری اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل حلالپوری اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ قصور زبانی و تحریری شرائط طے کرنے والے تھے) محض اس لئے کہ مباحثہ سے گریز کا کوئی بہانہ فریق ثانی کو نہ ملے منظور کرتا رہا۔ صرف وقت کے متعلق احمدی فریق زیادہ مصر تھا کہ تقریر کیلئے کم از کم ایک ایک گھنٹہ ہو۔ فریق غیر بطور تمار بازی بہ تقلید آریہ سماج دس دس منٹ کہتا تھا جس سے فریق ثانی کی نیت اور حق طلبی و حق گوئی کا پورا پتہ لگ جاتا ہے کہ مباحثہ وفات نبی رسول مسیح موعود مہدی زماں کی صداقت و اسلام پر اور وقت صرف دس دس منٹ آخری امر ۳۰ مئی کو قبل از دو بجے جو مناظرہ کا وقت مقرر تھا۔ بعد بہت سی تگ و دو کے تحریری رقعہ کے ذریعہ ہمارے پاس یہ پہونچا کہ ایک گھنٹہ فریق منکر اول تقریر کریگا۔ بعد ازاں احمدی مناظر ڈیڑھ گھنٹہ جواب دے۔ ازاں بعد فریق مکفر آدہ گھنٹہ بولیگا۔ اور جلسہ برخاست۔ گویا تین گھنٹہ مباحثہ ہوگا جسمیں سے فریق مکفر ڈیڑہ گھنٹہ دو دفعہ تقریر کریگا اور احمدی مناظر ایک بار درمیان میں ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کرے۔ اول اور آخر دو تقریریں فریق ثانی کی اور درمیانی تقریر احمدی فریق کی چونکہ یہ تحکم اور ظلم تھا کہ فریق منکر تو دو تقریریں کرے اور فریق مثبت جو مدعی ہے ایک وہ بھی درمیان میں مدعاعلیہ کی اول ہی تقریر ہو اور آخر بھی اسلئے اسکی ترمیم اسطرح چاہی گئی کہ اگر تین گھنٹہ ہی مباحثہ کرنا ہے اور وقت مساوی دینا ہے تو تقریریں بھی فریقین کی مساوی ہوں لہذا فریق منکر ایک گھنٹہ اول تقریر کرے اسکے بعد احمدی مناظر ایک گھنٹہ جواب دے۔ پھر فریق ثانی آدہ گھنٹہ بولے۔ پھر احمدی مناظر آدہا گھنٹہ تقریر کرے۔ اسطرح تین گھنٹہ پورے ہوں۔ دونوں کی تقریریں بھی دو دو ہو جائیں۔ تاکہ مساوات رہے اس حق منصفانہ ترمیم کو منظور کرنا غیر احمدی فریق کیلئے شرح موت تھا اسلئے بھی کہ مناظرہ کرنا پڑیگا اسلئے بھی کہ آخری تقریر احمدی مناظر کی ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے منظوری نہ دی اور جلسہ گاہ میں جا پہونچے دو بجے تک ہم نے جواب کا انتظار کیا کوئی جواب نہ آیا تو احمدی جماعت مع اپنے مناظرین کے جلسہ گاہ میں جا پہونچے۔ وہاں جا کر ایک شور محشر بپا دیکھا۔ غیر احمدیوں نے بڑی منصوبہ بازی کر کے یہ مکر سوچا کہ عوام کو جو مناظرہ سننے آئے تھے بہکا کر کہدیا جائے کہ احمدی شرائط مناظرہ نہیں مانتے اسلئے مناظرہ نہ ہوگا۔ صرف غیر احمدی علماء تقریریں کرینگے۔ جلسہ گاہ میں مکرمی مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر فیروز پور اور دیگر معزز احمدی بزرگان نے ہر طرح انکو سمجھایا کہ آپ اس ترمیم کو منظور کر کے مباحثہ شروع کریں مگر انہوں نے نہ ماننا تھا اور نہ مانا۔ آخر ان سے یہ کہا کہ اچھا ترمیم کو منظور نہیں کرتے تو ہم ترمیم واپس لے لیتے ہیں۔ آپ اپنی تجویز کے مطابق ہی مناظرہ شروع کر دیں یعنی ہماری ایک ہی تقریر ہونے دیں اور ہم ڈیڑہ گھنٹہ درمیان میں ہی تقریر کرینگے آپ اول اور آخر دو تقریریں کریں۔ مگر فریق مغلوب نے افسوس صد افسوس کہ اس اپنی پیشکردہ تجویز سے بھی یہ کہکر انکار کر دیا کہ اب اسکا وقت نہیں۔ اوہی وقت تہا اگر احمدی فریق منظور کر لیتا تو کر لیتا اب ہم اوسی تجویز کو بھی منظور نہیں کرتے۔ یہ تہا حوصلہ یہ تھی جرأت اس فریق کی جو اپنے آپ کو قصور کا حکمران تصور کرتا تھا۔ کہ اپنے قلم سے لکھی ہوئی بات اور اپنی تجویز کردہ شرط سے بھی منحرف ہو گیا۔

صدر جلسہ کی مذبوحی حرکت

اس فساد و بائیکاٹ اور شر انگیزی کے ہیرو مولوی عبدالقادر وکیل اینڈ سنس صدر جلسہ اور مختار کل از ابتدا تا انتہا تھے اس متبرک انسان اور فخر اسلام نے جو جو قابل شرم حرکتیں اور اپنے تقوے و طہارت کے نمونے دکھلائے ہیں وہ خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں کہ ایسے تھے کہ ایک ادنے مسلمان کی شان سے بھی بعید ہیں۔ چہ جائیکہ ایک ایسے لیڈر سے سرزد ہوں۔ واللہ مجھے اس شخص کی سفید ریش کو دیکھ کر رحم آتا تہا۔ کہ الہی ایسی حالت ہے ایسے ایسے بڑے مدعیان اسلام کی کہ جسکو دیکھکر ایک مومن کا دل لرز جاتا ہے۔ اور اسپر طرہ یہ ہے کہ صاحب حال کو اسکا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ اپنے دل میں خوش ہوتا اور خلاف تقوے کام کر کے اسپر فخر کرتا ہے ایسے ہی وجودوں نے اس زمانہ میں ایک ہادی منجانب اللہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے۔ اس بزرگ شخص متعصب انسان اور دشمن مسیح موعود علیہ السلام نے اندر سے اوٹھکر باہر صحن جلسہ میں جہاں سب حاضرین مباحثہ سننے کیلئے جمع تھے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالمقابل وہ فریق ہی حاضر تھا جس سے مناظرہ ٹھہرا تھا۔ بلا خوف وخطر شرم وحیا کو بالائے طاق نہیں بلکہ بالائے بام رکھکر ایسا جھوٹا اور غلط اعلان کیا جسے سنکر ہر ایک صاحب بصیرت وخدا ترس انسان انگشت بدندان ہو جائے۔ آپ نے کیا فرمایا؟ یہ

صاحبان میں بحیثیت پریزیڈنٹ جلسہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ مرزائی صاحبوں نے ہماری ہر ایک سعی وکوشش کے باوجود شرائط مباحثہ کو منظور نہیں کیا۔ اور ہر ایک طرح ہم نے چاہا کہ مناظرہ کریں مگر وہ کسیطرح بھی نہیں منظور کرتے۔ لہذا مجبوری ہے کہ مناظرہ نہیں ہوگا۔ اب صرف ہمارے علماء آپکو تقریریں اور وعظ سنائینگے۔ مرزائی اگر سننا چاہیں تو انکی خوشی ہے وہ جلسہ میں بیٹھیں اور اگر جانا چاہیں تو انکو اجازت ہے وہ تشریف لیجائیں۔

یہ کہکر آپ کرسی نشین ہو گئے۔ ہماری طرف سے جب دیکھا گیا کہ سراسر غلط اور جھوٹ افترا کر کے لوگوں کو مغالطہ دیا گیا ہے اور تمام خط وکتابت کو نہیں سنایا جس سے انکے اعلان کی اصلیت ظاہر نہ جاتی۔ سید دلاور شاہ صاحب لاہوری نے اٹھکر اصل حالات اور جملہ خط وکتابت متعلقہ شرائط وغیرہ سنانا چاہا۔ مگر اپنی پردہ دری سے ڈر کر اس از خود فراموش انسان نے جو اسکے عہدہ دار عہدہ صدارت جلسہ کا حامل تھا سختی سے روکا کہ آپ میں سے کسیکو ایک لفظ بولنے کی اجازت نہیں آپ بیٹھ جائیں ضرورت نہیں کہ آپ خط وکتابت سنائیں یا کچھ زبان سے فرمائیں۔

آہ صد آہ! ایک وہ شخص جسکو فریقین سے مساوی برتاؤ کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہ صدر جلسہ تھا وہ اسقدر ظلم پر کمر بستہ ہو اور حاضرین میں سے ایک بھی اسے نہ کہے کہ کیوں میر مجلس صاحب آپ فریق ثانی کو واقعات سنانے نہیں دیتے یا خود ہی اصل خط وکتابت کیوں نہیں سنا دیتے۔ مگر کہتا کون جب ہیں وہ وہ پارسا طبع اور خدا رسیدہ انسان شامل۔ جنہیں جستجوئے حق سے غرض نہ خدا کا خوف نہ رسول کی شرم نہ مخلوق سے حیا۔ نہ مرنے کا ڈر نہ قبر کا اندیشہ۔ نہ اسلام سے واقف نہ خدا ورسول پر ایمان محض زبانی مسلمان یا پیدائشی مقلد اسلام۔ خدا کی زمین میں فساد ڈلوانا اور مخلوق خدا کو باطل پر جمع رکھنا اور حق چھپا کر جھوٹ کا اعلان کرنا۔ آخر ظلم وجور نہیں تو کیا ہے؟ اسے قصور کے گرمی دار لوگو ڈرو اوس خدا سے جو تمام منصوبوں کو ایکدم خاک میں ملا اور تمام جھوٹی خوشیوں کو مٹا سکتا ہے خیر مولوی عبدالقادر ایڈ گو کی اس کارروائی سے ہم متحیر ہوکر اونکے ارشاد کے مطابق اوٹھکر اپنے مکان پر چلے آئے۔ اسکے بعد جو کچھ ہوا وہ انشاء اللہ اگلے نمبر میں ذکر ہوگا۔ فانتظروا

ثناء اللہ امرتسری کی تردید

۱۔ **مراثلت بہ یہود**۔ اس رسالہ میں یہ کہا گیا ہے کہ امت محمدیہ میں مسیح اسرائیلی کا آنا خلاف عقل ونقل ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت یہود اور نصاریٰ کی مثیل ہو جائیگی۔ اس حدیث کا مصداق مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو نام کے مسلمان ہیں ایسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے جسکا جواب مخالفین سے آجتک نہیں بن سکا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲/

۲۔ **چودھویں صدی کا یہودی**۔ مولوی ثناء اللہ کے اپنے اقرار سے اس رسالہ میں امرتسری کا یہودی عیسائی اور آریہ کا مثیل ہونا ثابت کر کے اوسکے مسلمات سے ہی حضرت مسیح موعود کا اپنے دعوے میں صادق ہونا بتایا گیا ہے جسکا کوئی جواب امرتسری مکذب نے نہیں دیا اور نہ آئیندہ دے سکیگا۔ امرتسری پر سخت اتمام حجت کیگئی ہے قیمت ۱/۰

۳۔ **علماء وخلف**۔ یہ رسالہ نہایت ہی عجیب مضامین کا مجموعہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ کے علماء سب مخلوق سے بدتر ہونگے اور انہیں سے فتنہ پیدا ہو کر آخر انہیں ہی عود کر جائیگا۔ اس حدیث کے مطابق علماء حال کا نقشہ اونکے اپنے بیانوں اشتہاروں وتحریروں سے ایسا کھینچا گیا ہے کہ جس سے اس پیشگوئی کی پوری مطابقت نئے حالات ہوگئی ہے خیر یہ کیسی شہور مخالف مولویوں کے حالات

ایڈیٹر پیام کے ادبی معجزات

۱۹ اپریل کے الفضل میں ایک رباعی بعنوان مولوی محمد علی صاحب سے خطاب شایع ہو چکی ہے جسکا پہلا مصرع یہ ہے کہ

”خوب اے دوست ہمیں تونے یہ انعام دیا“

اس کو دیکھکر پیغام کے ایڈیٹر جو اپنے وقت کے ادیب بے ہمتا اور شاعر غرا۔ اور خداوند سخن اور ناظم بے مثیل وناثر بے عدیل ہیں ۲ مئی کے پرچے میں ”عطائے الفضل بلقائے الفضل“ کے عنوان سے زمزمہ سنج محفل ادب ہوئے ہیں۔ چونکہ اس مضمون کی نظم ونثر واقعی بے نظیر وبے مثال ہے اسلئے اسپر اعتراض کی کہاں گنجائش؟ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اسکے کچھ محاسن دکھائیں اسلئے اسکی فصاحت وبلاغت کا چربہ اتارتے ہیں اس مضمون میں نثر کی دس سطریں ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ وہ بے جوڑ ہیں مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ ایڈیٹر صاحب پیام کے سوا غالباً اسکی ادبی خوبیوں کا سمجھنے والا اور کوئی نہو۔

پیغام نے ان دسوں سطروں میں خوب قافیہ پیمائی کی ہے۔ مگر افسوس اس قافیہ پیمائی میں الفاظ کی صحت وغلطی کا بھی خیال نہ رہا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

کہ ”اس قرض بے غرض کو واپس دے کر ہم نصیحت کرتے ہیں“۔ اول تو قرض بے غرض نہ سمجھ میں آیا دوسرے مقفیٰ عبارت کے شوقین صاحب کو اتنا بھی محسوس نہ ہوا کہ قرض اور غرض ہم قافیہ نہیں کیونکہ قرض کی ر ساکن ہے اور غرض کی متحرک۔ وہ تو قرض اتارنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے اسلئے تھیلیاں خالی کرنے لگے۔

... لکھے گئے ہیں۔ اور آخر میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایسے دس جھوٹ ثابت کئے ہیں جنکو اس نے اپنی قلم سے صریح جھوٹ لکھا ہے۔ اور انہیں سے ایک جھوٹ کو بھی وہ سچ ثابت نہیں کر سکا یہ رسالہ عجائبات کا نمونہ ہے
علمائے مخالفین کا کچا چٹھا ہے۔ قیمت ۸/ (منیجر فاروق قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر نہ سمجھے ۔ ایسے جعلی سکوں کی کہاں کھپت ۔

خیر اب میں جناب ایڈیٹر صاحب پیام کی پانچوں رباعیوں کے صرف محاسن لفظی اور وہ بھی وہ جو محض وزن کے لئے آپنے الفاظ کی قطع و برید یا اصلاح و ترمیم و تنسیخ کی صورت میں ظاہر فرمائے ہیں دکھانے پر اکتفا کرونگا اگر معانی کیطرف گئے تو اول تو بات بڑھ جائیگی دوسرے ان وسیع معانی کے بیان کی ہم میں قابلیت کہاں ۔

پہلی رباعی جناب ایڈیٹر صاحب پیام ارشاد فرماتے ہیں ۔ کہ

(ایڈیٹر پیام کی رباعی اول)

"مسیح نے اے دوست ہمیں آ کے یہ انعام دیا

صلح عام "نیک کام ہے" پیغام دیا

قسام ازل سے مجھکو ملی نعمت عظمیٰ

کفر بازوں کو ملا کفر۔ مجھے اسلام دیا"

الفضل میں جو رباعی شائع ہوئی تھی اسکا وزن تھا

"فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن"

جناب ایڈیٹر صاحب پیام نے جو پہلی رباعی اسکے مقابلہ میں لکھی ہے اسمیں وزن کی قید اڑا دی گمراہیں وزن سے کیا غرض وزن اٹھائیں مزدور وہ تو بیچارے کمزور و ضعیف ٹھہرے ہاں لکڑیوں کی طرح الفاظ اکٹھا کرنا جانتے ہیں وزن خواہ کچھ ہو مطلب تو ان کا ادا ہو ہی جائیگا ۔

اسکا وزن نہیں معلوم کیا ہے ۔ ہم نے بہت چند پڑھنے کی کوشش کی کہ الفاظ اسی شکل میں پڑھے جائیں جس میں لکھے ہوئے ہیں مگر نہ پڑھے گئے ۔ بہت کوشش کے بعد جو صورت بنی وہ یہ ہے

مسیح نے اے دوست ہمیں آ کے یہ انعام دیا

صلح عام ہے نیک کام یہ پیغام دیا

قسام ازل سے یہ ملی نعمت عظمیٰ

کفر بازوں کو ملا کفر ۔ تو اسلام دیا"

پیغام کی رباعی کو پڑھیے تو آپ نہ پڑھ سکینگے مگر میں امید کرتا ہوں کہ جسطرح یہ رباعی میں نے ناظرین کی آسانی کیلئے لکھدی ہے بہت حد تک آسانی سے پڑھی جاسکیگی ۔ مگر معنے نہ پوچھیئے ۔

دوسری رباعی ملاحظہ ہو ۔

"فتوائے کفر کا ہے ۔ تم نے ہی یہ عام دیا

مسیح نے آکر ہمیں صلح کا پیغام دیا

تمہاری قسمت میں ہوا جنگ مقدر تکفیر

مجھے قسام نے اسلام سا انعام دیا"

اگر کوئی اس رباعی کو بغیر رکاوٹ کے پڑھنا چاہے تو یوں پڑھیگا ۔

"فتوے کفر کا ہے ۔ تم نے ہی یہ عام دیا

مسیح نے آ کے ہمیں صلح کا پیغام دیا

تری قسمت میں ہوا جنگ مقدر تکفیر

مجھے قسام نے اسلام سا انعام دیا"

تیسری رباعی پیغام کے ایڈیٹر صاحب نے یہ تصنیف فرمائی ہے کہ

"پیر صاحب نے کیا خوب ہی مقام دیا

کفر بازی کا صلہ دوستو انعام دیا

کچھ نہیں سوچو ذرا چاہو تو جو کہہ دیجو

گویا یہ پیر نے منہ میں نہیں لگام دیا"

میں ناظرین کی آسانی کیلئے اسے اس شکل میں لکھ دیتا ہوں جسطرح یہ رباعی پڑھی جا سکتی ہے ۔

"پیر صاحب نے کیا خوب ہی مقام دیا

کفر بازی کا صلہ دوستو انعام دیا

کچھ نہیں سوچو ذرا چاہو تو جو کہہ دیجو

گویا یہ پیر نے منہ میں نہیں لگام دیا"

چوتھی رباعی چاروں طرف کو دوڑ رہی ہے ملاحظہ ہو ۔

"ہے اختیار آپ کو یہ تمام دیا

کچھ نہیں روک اور ٹوک بے لگام دیا

مجھے خلیفہ برحق نہیں جو مانیگا

ہوا وہ کافر ولکفر یہ فتوے عام دیا"

اسکو اگر آپ پڑھنا چاہیں تو غالباً اسطرح آسانی سے پڑھ سکیں گے ۔

"اختیار آپ کو تمام دیا کچھ نہیں روک ٹوک بے لگام دیا

جو خلیفہ نہیں جو مانیگا ہو وہ کافر یہ فتویٰ عام دیا"

میرا خیال ہے یہ رباعی پہلی تینوں کی نسبت ہمارے ایسے نیم ملا کے نزدیک زیادہ درست اور پیغام کے ایڈیٹر صاحب کے نزدیک زیادہ غلط ہو گئی ہے ۔ ایڈیٹر صاحب معاف فرمائیں ۔ ہاں وزن تو ایک حد تک پورا ہو گیا ۔ مگر ایڈیٹر صاحب کی فصیح و بلیغ رباعی میں سے مجبوراً ہمیں یہ الفاظ نکالنے پڑے ہیں تب یہ صورت بنی ۔

مصرعہ اول (ہے) (یہ) ۲ (اور) (بے) ۳ (مجھے) (بر) (حق) ۔ ۴ (وا) (الکفر) ۔

پانچویں رباعی اپنی فصاحت و بلاغت اور حسن و خوبی میں باقی چاروں سے کم نہیں ارشاد ہوتا ہے ۔

"کیا یہ الفضل کو فضل عمر نے انعام دیا

گویا یہ تمغہ جرأت و وسعت کلام دیا

اگر عقائد تمہارے ہوں مختلف دور کیا

غرض "اطاعت مرشد ہو" یہ پیام دیا"

پڑھنے والوں کی آسانی کیلئے مندرجہ ذیل صورت میں لکھنا ناگزیر ہے

"کیا یہ الفضل کو فضل عمر نے انعام دیا

(گویا) یہ تمغہ جرأت و کلام دیا

اگر عقیدے تمہارے ہوں مختلف دور کیا؟

غرض اطاعت مرشد ہو یہ پیام دیا"

سبحان اللہ کیا جان فصاحت و ارکان بلاغت رباعیات ہیں جنکی فصاحت و بلاغت اور جامعیت مضامین پر عمر خیام اور انیس کی روحیں لرز رہی ہونگی ۔ ہمنے کوشش کی ہے کہ ہر ایک رباعی پڑھی جاسکے لیکن ممکن ہے کہ ہر ایک رباعی کے تمام مصرعوں کے صاف ہو جانیکے باوجود ہر ایک کا رستہ الگ الگ ہو گیا ہو اسکے ذمہ وار ہم نہیں جناب ایڈیٹر صاحب پیام ہیں جنہوں نے ایسے ناقدر زمانے میں بے علموں اور ناقدر شناسوں کے سامنے ایسے موتی بکھیرے ہیں ۔ اگرچہ یہ ناشکری کہی جائیگی لیکن مجبوراً ہمیں کہنا پڑا کہ جناب ایڈیٹر صاحب ان جواہر پاروں کو آپ اپنی منبر کے محفوظ ترین خانے میں محفوظ رکھیں ورنہ آپ کی متاع علمی کے لٹ جانے میں شک نہیں ۔

راقم

ایڈیٹر صاحب پیام کے کلام بلاغت التیام کا ناشناس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیب

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) تیسری مثال اور لیجیے۔ بخاری کی ایک حدیث جو ہر احمدی کو یاد ہونی چاہیے یہ ہے فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ۔ یہ بھی ایک غیب ہے جو آئندہ ہونے والا ہے اور ابھی واقع بھی نہیں ہوا مگر پھر بھی آج یہ حدیث وفات مسیح کے لیے قطعی الدلالہ دلیل بن گئی +

(۴) اسی طرح مسیح موعودؑ نے ایک غیب ہم کو دربارۂ مصلح موعود دیا (بشارت دی کہ ایک بیٹا ہے تیرا)۔ اب نہ صرف یہ غیب اپنے وقت پر پورا ہو کر حضور علیہ السلام کی راستبازی اور نبوۃ کی دلیل بنا۔ بلکہ مبائعین اور غیر مبائعین کے درمیان فرقان بھی ہو گیا اور مبائعین فرزند موعود کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ٹھیرا۔ اسی طرح رسولؐ کی ایک بظاہر معمولی پیشگوئی جو مسیح موعود کی بابت آپ نے فرمائی کہ یتزوج و یولد لہ اس موجودہ جھگڑے میں مبائعین کو راہ راست دکھانے کا باعث ہوئی۔

(۶) چھٹی بات رسولوں کے غیب کے ساتھ یہ لازمی ہوتی ہے کہ نصرت الٰہی عزت مقبولیت اور کامیابی جو ان کو دی جاتی ہے وہ دوسرے مدعیان غیب کو ہرگز نہیں دی جاتی۔ یہ مدعیان غیب اکثر دوسروں کے دست نگر اور ذلیل اور پست حالت میں دیکھے جاتے ہیں۔ زندگی میں اور بعد مردن کون ان کو علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتا ہے؟ حالانکہ انبیاء کا ذکر عزت ہزارہا سال سے برابر بعد ادب چلا آتا ہے۔ لوگ برکت کے لیے ان کے نام رکھتے اور انہیں ان کے کارنامے ورد زبان رکھتے ہیں ہندوؤں میں ہولی دیوالی دسہرہ اسی طرح اور قوموں کے تہوار ان ہی مقبولان الٰہی کی یادگار ہیں۔ پس نبی صرف غیب ہی نہیں بتاتا بلکہ اس کی نبوۃ کے ساتھ خدا کی قدرت کا ہاتھ بھی ہوتا ہے جو اس کو گمنامی کی حالت سے نکال کر معزز اور مقتدر بناتا ہے یہاں تک کہ ایک دنیا کو ادھر جھکا دیتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود کی زبان سے خدا نے فرمایا تھا اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ اور یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وغیرہ وغیرہ اور یہ باتیں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

(۷) کثرت سے غیب دیا جاتا ہے۔ ایسی کثرت کہ یہ کہنا بےجا نہ ہوگا کہ نبوۃ یا پیشگوئی دراصل نبی کا پیشہ ہے۔ مثلاً جنگ یورپ کی جن لوگوں نے پیشگوئی کی تھی اور پالٹیکس کی اٹکل کی بنا پر کی تھی انھوں نے صرف ایک غیب کا اندازہ کیا اور بس۔ اور وہ بھی ناقص طور پر جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ مگر وہ نبی ہوتا ہے جس کا پیشہ نبوت ہو۔ رات دن یہی کام کرے۔ سو جس طرح ایک دوا جاننے سے کوئی حکیم نہیں بن جاتا۔ یا ایک لڈو پاس رکھنے سے حلوائی اور ایک پیسہ کے مالک ہونے سے بادشاہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح ایک یا دو اٹکل کے غیب لگا لینے سے کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

(۸) نبی کے غیب وسیع الاثر ہوتے ہیں اس کے دائرہ تبلیغ کے مطابق اور کیفیت اور کمیت میں بہت بڑھ چڑھ کر نمایاں ہوتے ہیں۔ مثلاً دوسرے مدعیان غیب میں کوئی ایسا نہ نکلے گا جن کے غیب میں اتنے اقسام اور ایسی (بوقلمونی) ہو جیسی کہ انبیاء کے غیب میں ہوتی ہے مثلاً ان کی پیشگوئیاں اپنی نسبت اپنی اولاد اور ازواج کی نسبت خاص دوستوں کی نسبت خاص دشمنوں کی نسبت۔ عام جماعتوں کی نسبت۔ عام مخالفوں کی نسبت۔ بیماریوں کی نسبت۔ مریضوں کی شفایابی۔ مقدمات کے انجام۔ دعاؤں کی قبولیت کی نسبت۔ قحطوں کی نسبت گورنمنٹوں کی نسبت ملکوں کی نسبت قوموں کی نسبت جنگوں کی نسبت بادشاہوں کی نسبت بارشوں آسمانی تغیرات۔ خسوف و کسوف کی نسبت اور شہاب کی نسبت دوستوں کی نسبت۔ اپنے خلفاء کی نسبت۔ خاص مریدین کے ابتلا کی نسبت غرض اپنے دائرہ تبلیغ میں وہ کسی کو نہیں چھوڑتے۔ برخلاف ان کے دوسرے ہمیشہ تیلی کے بیل کی طرح ایک ہی چال اور چکر میں محدود رہتے ہیں۔ مثلاً رمال صرف شخصی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ علمی لوگ صرف اپنے علم کی لائن میں کرتے ہیں۔ ہمہ گیر اور عالمگیر اور محیط الکل و وسیع علوم کے غیب کبھی دوسرے لوگوں سے صادر نہیں ہو سکتے۔ مذکورہ بالا ہر قسم کی پیشگوئیاں رسول اکرمؐ اور مسیح موعودؑ کے غیب میں پائی جاتی ہیں۔

(۹) انبیاء کا غیب اکثر مرکب ہوتا ہے مفرد بہت کم۔ مثلاً نجومی یہ کہے گا کہ تیرے ہاں بیٹا ہوگا اور پیر (جی) یا خوش کرنے کو شاید ساتھ یہ بھی کہہ دے کہ بڑا بھاگوان ہوگا۔ برخلاف اس کے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی دیکھیے۔ کہ میرے ہاں ایک بیٹا ہوگا۔ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ ۹ سال میں ہوگا۔ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ تیرا خلیفہ ہوگا۔ اور دوسرا خلیفہ ہوگا۔ عمر کا مثیل ہوگا۔ جماعت میں فساد اور تفریق کا وقت ہوگا۔ جب وہ خلیفہ ہوگا اس لیے مصلح موعود کہلانے کا مستحق ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا یعنی چھوٹی عمر میں بڑی عمر والوں سے کمال حاصل کرے گا۔ وہ جماعت کا مقتدا ہوگا۔ مسجد میں نام لکھا دیکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح کوئی حکیم ایک مریض کو کہہ سکتا ہے کہ تو مر جائے گا مگر نبی اس طرح ایک بات نہیں کہتا بلکہ یوں کہتا ہے۔ کہ ایک شخص لیکھرام نامی مر جائے گا۔ ۶ سال کے اندر مر جائے گا۔ سخت دہشتناک اور عذاب کی موت ہوگی چھری سے مارا جائے گا۔ گوسالہ کی طرح قتل ہو کر چلائے گا پھر جلایا جائے گا۔ عید کا دوسرا دن ہوگا۔ پھر ہم پر شبہ ہوگا۔ خانہ تلاشی ہوگی ہم بری ہوں گے۔ قاتل ہاتھ نہ لگے گا۔ وغیرہ اسی طرح یورپ کے پولیٹیکل ماہرین نے کہا کہ جنگ ہوگی اور وہ جرمنی اور انگلستان کے درمیان ہوگی مگر نبی نے دیکھو اس کو کس تفصیل سے بیان کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آج سے نو سال کے بعد یہ جنگ ہوگا (کچھ دن۔ بضع سنین)، تمام دنیا اس جنگ میں شامل ہوگی کسی نہ کسی طرح ہوا کے پرندے اور پانی کی مچھلیاں تک اس سے متاثر ہوں گے۔ جنگ کے ابتداء میں ہند ہو جائیں گے انگریز فتحیاب ہوں گے۔ زار ہلاک ہوگا۔ نہروں میں بجائے پانی کے خون بہیں گے۔ پھر اس وقت میرے سلسلہ کی سچائی یورپ میں پھیلے گی۔ غرض اس جنگ کی تفصیلات دیکھنی ہوں تو نظم براہین پنجم وغیرہ میں پڑھو کہ سب باتیں شاخ در شاخ کس طرح پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔

قرآن شریف میں یہ نمونہ دیکھنا ہو تو الم غلبت الروم کی پیشگوئی دیکھو۔ یا نہر سویز کے متعلق یا مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق مثلاً سورہ تکویر کو ہی پڑھو کہ کیا کیا تفصیلیں دی ہیں۔ اسی طرح حدیث میں مسیح موعود کی اور دجال کی پیشگوئیاں۔ غرض غیب مرکب اشاخ در شاخ ہمیشہ عالم الغیب ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۱۰) انبیاء کا غیب دوسرے مدعیان غیب کے مخالف ہوتا ہے ایک تو اس لئے کہ ان کا نہیں ہوتے یا اگر ہوتے ہیں تو مخالف ہوتے ہیں مثلاً بڑے بڑے پولیٹیکل تجربہ کاروں نے بہت مدت تک جنگ یورپ کی حالت دیکھ کر یہ کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ قیصر ہلاک ہوگا بلکہ اس کے لئے اخراش پر مقدمہ بنا کر عدالت سے مجرم خونی ثابت کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے مگر ہم نے کہا کہ زار ہلاک ہوگا حالانکہ اس وقت جنگ بھی نہ تھی۔ پھر جنگ شروع ہوئی تو زار دولت برطانیہ کا طرفدار تھا۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ فاتح فریق کا طرفدار ہو کر پھر اس کی یہ گت بنے گی پھر روس دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی مگر اب دیکھو کیا ہوا؟ قیصر بھی ہے سلطان روم بھی ہے اور سب سلطنتیں ایک نظام کی حالت میں ہیں مگر زار کہاں ہے اور روس کی سلطنت منتظر کدھر اڑ گئی؟ وصدق اللہ۔ اسی طرح مسیح موعود نے لندن میں جھنڈا گاڑنے کا رویا۔ ایک طرف تو یہ حال کہ دنیا عیسائی ہو رہی ہے اور یورپ کے جوش کے سامنے سر جھکاتی چلی جا رہی ہے دوسری طرف یہ پیشگوئی کہ میں یورپ کو مسلمان کروں گا۔ !!! اور ہم نے آج ابتداء اس کی دیکھ لی۔

اسی طرح تقسیم بنگالہ کے متعلق پیشگوئی اور بنگالیوں کی دلجوئی۔ کیا یہ تعجب نہیں کہ وزیر ہند انکار کرے۔ وزیر ہند انکار کرے وزیر اعظم انکار کرے۔ پارلیمنٹ توجہ نہ کرے۔ بادشاہ و ارکسی ذکر کرے۔ مدبرین بنگالیوں کے شور و شیون کو بعد از وقت اور لغو حرکت قرار دیں مگر نبی وقت کہے کہ صبر کرو ضرور تمہاری دلجوئی ہوگی۔ پھر دیکھا کہ کس طرح ہوئی۔ انگلستان سے بادشاہ سلامت چل کر آئے۔ ایک دنیا جمع کی گئی وائسرائے کو حکم دیا گیا کہ تم سب کو سنا دو کہ ہم تقسیم بنگالہ منسوخ کرتے ہیں۔ مشرقی مغربی بنگال کو ملا دیا گیا۔ اور اس طرح خدا کی باتیں جو ہر اندازہ کرنے والے عقلمند کی عقل و فکر سے دور تھیں اور دنیاوی مدعیان غیب کی اٹکلوں سے بالکل مخالف تھیں پوری ہو کر رہیں۔ فالحمد للہ۔

(۱۱) لوگوں کو خدا کی طرف پھیر دیتا ہے کیونکہ غیب کسی مطلب کے لئے دیا جاتا ہے یعنی یہ کہ لوگ ہدایت پاویں اور ایمان تازہ اور مضبوط ہو اور شنیدہ دیدہ ہو جاوے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ عبدالحکیم پٹیالوی کو دیکھو کیسا خائب و خاسر ہے حالانکہ اتنا مدعی الہام و غیب ہے۔ اس سے کوئی پوچھے کہ یہ تیرے کس کام آیا۔ کیا خدا کا کلام اور انکشاف غیب بے برکت رہتا ہے؟ مگر سچا غیب ایک ایسی جماعت تیار کرتا ہے کہ وہ اللہ کی محبت اور عبودیت میں دیوانہ ہوتی ہے۔

(۱۲) نئے علوم کھلتے ہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں خود پیشگوئیوں کے متعلق۔ خدا تعالیٰ کی صفات اور قدرت کے متعلق رجوع اور خوف کے وقت عذاب ٹل جانے کے متعلق وعدہ اور وعید کے فرق کے متعلق۔ ایک شخص سے دوسرا شخص بعض دفعہ ظاہر ہونے کے متعلق۔ قضائے مبرم و معلق کے متعلق۔ ابتلاؤں کے متعلق۔ غرضیکہ یہ ایک ایسا وسیع مضمون ہے کہ اس کی کچھ تفصیل بھی یہاں ناممکن ہے۔

(۱۳) اجتہادی غلطی ضرور ہر نبی سے ہوتی ہے نبی اپنی پیشگوئیوں میں لا اعلم الغیب کہتا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ غیب خدا کی طرف سے بیان کرتا جاتا ہے پھر وہ غیب ہمیشہ مطابق وحی کے پورا ہوتا ہے مگر اس کا اجتہاد جو قبل از پورے ہونے پیشگوئی کے بعض اوقات اس کے معنی کرنے میں وہ ظاہر کرتا ہے پورا نہیں ہوتا اس سے بڑے بڑے ابتلا مخالفین کو آتے ہیں اور استہزا کے موقعے ان کو ملتے ہیں۔ مگر یہ بھی ان کے صدق کی علامت ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ ابدی قانون ہے کہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّٰی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ واللہ علیم حکیم۔ حج۔

نوٹ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو غیب مومنین اور اولیاء کو ملتا ہے وہ سب بطفیل نبی کے ملتا ہے اس لئے وہ بھی دراصل نبی متبوع کے برکات ہی میں داخل ہے اور اسی کا معجزہ ہے۔ تابع متبوع سے الگ نہیں ہوتا اور مالک کی امارت کا اثر خادم پر ضرور پڑتا ہے۔ جس جس قدر اتباع کامل ہوگی اتنا اتنا حصہ نعمتوں کا متبع کو ملے گا مگر پھر بھی کثرت غیب اور اظہار علی الغیب صرف انبیاء کا خاصہ ہے، اور جس قدر شرائط اوپر لکھی گئی ہیں یہ مجموعی طور پر سوائے انبیاء کے دوسروں میں ہرگز نہیں پائی جاتیں واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

یتامیٰ احمدیہ یتیم خانہ کے متعلق جو گذشتہ پرچوں میں لکھا گیا تھا کہ یتامیٰ کی کتب اور پارچات گرما کے لئے احباب توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں۔ اس آواز پر تا حال کسی نے توجہ نہیں فرمائی یہ شان مخلصین سے بعید ہے کہ وہ اپنے مرحوم بھائیوں کے بچوں کی پرواہ نہ کریں۔